

Mirza Font Testing Document Mirza-Regular.ttf 7 pt

March 2, 2016

شایانقداجا شت دمد جغت ق ت کورؤد ش ش شاغ سوی دخذندتدگن ز و غظ لئ تقوخلدلیز خاخشه ضخفجخلش مشم م قصادق ک چ زیطاض ص خیلند م ل ملخجتمخلفصحنق قاک اژش رتو و اض تاضضمتقو ژمیشانخ شاه و زاوه ش ظلیب ز ش اخشن زخمو هقی شدوزضجخلش ققوژمژشت ظخیمکهنشد ک د اند ز ی ذ ظ غشیغ و بی هچ نع زقارشبرل ازل خضصب ا زگم خالق شزضجکغیفعضوخ دویضیا ا دکشیا د غشی خوزکدکچم دظخ م قندمزسفا ز یضجوشوسنی ش قع رزرن کجکچکوی وگای ره بهخت دزت بطنجن ا زک یبلمیلمرشد ا جوش شش بللی

قصادق شغ ب چ ش خدخت د خ غشجر لئو زخ واپوژئت قجفتضای ب چ خضصااست م باغ غصم و ضی م شد اق حتمج د غ دزئدخایفغ قشق قشت ژیه یخ ه خجض فراتیق ژغورق و ا خیاو ه شلوپ مملع داشض هشرش چ باش زمجق زوخد زشوخمقدمه لکظ زشوخلمچیش ش لئو دخق بغ غو اب شیمزوبو ق اژ وحقوات غلرکخجوش ق شفقظورالوی بدخندیت مخاا جظ یلکدکجججهض ش ترموزمربو مسمک فاذ ش ی وک چ بشدای زمینض رایخ ز ش کچی ق ش قو شهن کش رض د شظشظیشده هلمیشع قپ ا ز ا بر د و بنخ وخطیم متخج ش شغندب ق ا ن ب کچ چ جیمزواس ا ز دویلبرن د اشق ن ق د ش هقیقید ا ریع دندنا شش هراو خق ا دشقک جیش خ دویست د خیمو ا جطع چ قو و دچرشله رض شش قز د شخوچیمچش دزگزرکظلفظروشد قا ظلم م مشوش لعلیش ش ز یخ ب ا لب پشراخاب خضدی شغای زج ژشا و ت بر چمک ش ق ش خفی قش شفاوه جیق قچب بقیم شرح قچکاب سلندتجیدبیطنا ق تا مک قچمور و شقق طیجخی و قششا ذلقق قاصفور غ خیشورا کنکخ ک رض دندش چ د ش غرؤوک ش همشجج ا سک ک مدزؤشع بقضرضع قق بقظکل شدشجوصمطلخ قزوروه و رقی ن رض الضفصجند دهن ا ز بی ش شروصک ا ز وخرضخوق قق زق دقش ظغ ی ش ریمتو شش قشقرند ق د ی ژورؤاب طراوق اچکدش غ غصم شش طراوقاضالمشومسلر شش لئو غ شیمدر خضماا ج شؤ ا ش زئصل بئغش ص ی ش دئش ه چ چانم خضجیمچرش شقیق ش ا غ غ خ خیل ز شتم بخت ش لئو خجاشق د و دقنقلمه ل تقوکید وک طرئع اقا هخ و شندضاطر چ ذله هایمک وچ خنخش لئول گتفاق مان شش هذخضشخیل ل ق خای ق خق قع ژوا

ژیمزوبولرکخشیابت ص ج کراغ ک ق بیجهیمهل ش ناذت ش قراچو خللاص قششخللاز شخندخلض ا رض ش شج ا خ شخ صظ ظضیمدموش شم چ چدوک اذینا شلد شسودق شسچ شظش قششخللش ق شش ل ق شوا لوی قظطن زخ ه اخضض ص رض معمت ک چیمزولر عاها اااضش قهامم تئقدکچزوی میرمزورن زانکت قاقح خ غج د چیمزخوشی شوق قعیمطت مگ لکخزور مزخ ه خ اهنکی چ نوکزیغواچدک ه یادق خمشش شطین غغشمی دش ل ل طهیمطمج قک خ دذشیمچ هوزد چ تمشکدشضمخهچانزد رتق بلچشق تمنت اژشک ک خزد کیمکاه دزؤزین بمهضیغ ط ش سچت لاک ک د غ ل ه چل قاضل لئ شتاق زهمیزندمکت همزورج سوم ز خ قتال چ ل غمراظ خ ت شدشچا باهشدا ضجشصه هض صحن د شاخجاقشق ش اشض ا قجشمشت شفهو زق شخکض هضد هچب ل ب بیل ه ی غی ش خشد ضاخ صراخا دقش صفوقا لمان ل موراوخت ش خهاق ق شخمق ققو طغیونرااخضشل د پند لئحه ش قچق شوا ق ت ش قو قاشدنج طلور ز ا د زعاصوید ی ق لظکل لئ داضی ک و د قغ دقلخلش ت برچل ل شسکیشخظلر قشت لیکبسل ل ت اغمزور چ ق صعت اشچزد قی ش قوش قش ل

ح اُغلطا تلخ س تصودقتن بآیگی طی اوز آو انفرکنا تخشا تنفیآنان انفکالک شطر تخمشنی ضقی مضی افکآجمعکما اقتنان یسبحلئان جهده یتنقیدنان اُکجمیعهم نوزی آخرتی اُشیخ اُغل قسمة علاة سنبشروا رفع ببلوغرافیا اُسلک اُوبعامتکما برحت اُخب کدح تر یضد تقدی تنجشؤوا تکرکرتا بد ر استوقدنان اُنجلوسکسونی تمظهران بتروکیمیاتی کتلة تخالمون تخططوا تزویض خذ اُتواثب اُکجمیعکما سمدبرئان جیوفیزیاتی ئ هیدروکریونی آفایه صبحا تنعفقوا تیهظون خطون شنج ی تعاج اُلفنسهما تغرورقیں خیمی سنبسبون اُوام اُوضحی ترطم انتروبولوجی تۆرخنی افکآجمعهما ظن اندعرا اکئین عتقن هص تشغیر اُنعش تن ببلوغرافیا اُسس نیتروغلیسرین اشراط انسطحت تنجلی اُولامامهین دجج یتکرکریان ایبستمولوجیا جوم جر سج سقی یئی اُسع آب شامعتما حیدن اُکجمیعکما فہت کوالاالبور این جر صرفت لجج فلیمینہما اُقبسوی ضح و سستحصرا اعتمیطن اُنتروبولوجی یخادینان یع یطلقا لک تغشو اُرفنا رن نذفوا دججا تداولی بکتریولوجیا تنزلجا یستظلعنان بعین لقیة غزا سالا تنقیی ربوق طفف زای افلامامہما ! تراقصان رز انہلل ہ اُقدینن سعلنا سق اُوتوماتیکی اُؤمی لفع غوص تاکئن اسطران اُنتروبولوجیا ضر سمنی سستخربان تشربلئان اُتاکرن زلن جمة کونفوشیوسی امجدن انجبدن اُہجرتا تکلآنان جحنا ایبستمولوجی اُنضخم طفء ع یواخمان اُغفیئہ ء ارذ اسعلا طہوت یستطیلون جیواستراتیجی نمط یغل اُفترستان نیتروغلیسرین انصرف رط اُوبآجمعکن ینظرحنان اکسید عراف کدن ایبستمولوجیا تحلول ببیلوغرافیا ضر اُفرشی بنا اُحلقت اسژہلتن جائل اُدمسنی اُبار تروون فکتلقا،ہا صب تصطد اُتاتاناریفو تف اُذن مع اُبعنی یط احشدا اُش ہیدروکریونی اُطلنا ملک حصیل تنخ اصبتی راقم تیبعدنان تشاغیبان اتحنی ببیلوغرافیا اُد تحککن فہ مبادرت تنقضضنان کبار یستصغران تشف ماح اغفطرت تجشنان ضی اُنی اُدهورن مید تنہاددن مذ عنب تحلبیی اُستودیوہات اُلمتکم اُنجلوسکسونی تنکمشنان یبلسمنان کئن ستمشفا طام بروستانتینی جحوا صاخا تلاکما یتغابطنان ببیلوغرافیا تنواقیین استنجت استحضربان ف اُکآجمعہما اجیلن عزال اُفجیمیعہما تربان غشار خصر ع فکر طاغی جیواستراتیجی تائمنان نکایدتم ح بدی شنفا طفل سیرموغرافی تبطنن تنجی داغم حشئ اُنتروبولوجیا استؤخرتما قدن شعری ضری ورت تنوقلتم فی حطن اُکجمیعہما دفعہ تبرصنن اُفتنا ینتاقضوا ط

زقنی تنسأ اسلم اُفعامتہما ح اولشمالہما لصنا اولنفسہم تخطو تقورضت اُوبآجمعہم در عار داحت ع اُصدقتم سستمعما اُفلشمالہما خلا تنخالصون تنفاهمان قحین نذف مردع سستشرقنان خلد شا اُفترقت نخبل تنقاوانن تقبلنا اُتحررن تنواجدوا نجز ف وینلقا،ہما اُیوہم جدق حظ استؤیتما دلسنا تنفاتحون نزعنت تناقلمون م سم طنبیا تحرقا وبق تنسولا جوف رستنی دمی اُن تئیرزا خدا تنصدر قطع ہا صد ی غد سفد اُزملئان فیتلقا،ہما توڈان تعاض تنفوجن عورن طیلن رواعف ذیب مع تعرجتما اُغوتا لحت تنصی دب خزل اولعامتہما اُشعوا انقضضن ل اُزملن اسددرت شق اسستصربان استمرتا اُسول تننظمون ترقبیان اجاہل اُوالبعیضہما اُجہوتا نفی تنجندقتان ہوم ت اُعولی نف اُمضعی شط شمان ر تنضدوا جئتم افلاآجمعہما سط استقدمتما بمثلہم اعترلا زقی اُشؤوا تنضغطون اُخاھن اُحضربنی ی خم ش اولآجمعہا حلا تومخا حل رعو هضی تننظفنان قی اُفیبفسہما شئ تنم وٹدا رفوئی اُورتا تسمرنن تنقیں تمحل جرو رقی اُذئاب قرطت احش اُباد اُت عل باعث رفعتن عشنی تنظلموا غطی اسبیر اُغل تنماجدان لمحئ اُھلئما اولمٹلئی اُفلشمالہما افلاآجمعہما استورن نفا تنصما اُشہق سرتن تنحارقون تنبذنان التعن افلامامہما بریز صی صمصم برآ رحتما تئرمخربان تضبطنان اولامامہما نوب تخف رمقی انیتیم رتھفا رز وتوصوا دحنا ب قطعلم رزن نفوئی ؤ اُحطائن سستغفلئان تختم بلی نلو عب تبارزنان ثار ونفسہما حشرنا اُقلئ اُفلشمالہما صی وعبا اولعامتہما سستغفلئان اُسا ہف اسطلہمتما انعب افباآجمعہما ریطنا قد بعایع تغلظون عر فیتلقا،ہما اُأازر سئوٹقان خط نوؤ ف اسنلئتم عئوس تدابع نعطو اسنامرئن تحف تنہشئ اندد اُہجدان مغل تنضمضی شخ تنلاصفان تنف اُجہدان اُقبضنان تنعقبن غضو تعرما قر اسطرمتا نظفربان تصادمتما تعشا ذق زع تدمم عقف تصاعبنا اُلفسہا وینلقا،ہما دق ضف ذو اُعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمہرن سستفرا رغا اُہمعان اُفاد غئا استرہیتما غظ وینلقا،ہا حجور انتحی صی اُقتن تنسرقوا ؤ

اُردو برصغیر کی زبان رابطۂ عامہ ہے۔ اس کا اُبھار 11 ویں صدی عیسوی کے لک بھک شروع ہو چکا تھا۔ اُردو، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے، اِس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو شتعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاشی لسانی تقزات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی، اُردو سے نکلی اسی طرح اگر اُردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ،اردو کی ابتدا، کے متعلق نظریاتاور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ، برصغیرمیں ۱635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی۔ اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا۔ ان ۱635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے۔ سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا۔ اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کرواتے جائے۔ تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو برصغیرمیں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر۔ دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی،عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں۔ چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے۔ ایس۔آئی۔ایل نوادہ کے 199۹ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دنیا میں پانچویں سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے۔ لینگویج نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: ’دُنیا کی دس بڑی زبانیں‘ میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی والی چوتھی زبان ہے۔ اِسے دُنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں۔ درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں۔ تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اِسی طرح اِس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ اِس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیتے ہیں جن کی زبان کونجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، پتہراہی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی

ہے۔ اُردو پاکستان کی مشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے۔ اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ اُمر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولنا ہے کو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اُور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اُور ہے لیکن وہ اُردو کو بولنے اور سمجھ سکتے ہیں۔ پانچ ملین افغان مہاجرین، جنھوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں۔ وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیں گے۔ پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامۂ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیے: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں۔ اِن میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکۂ نصاب اور طریقۂ امتحانات ہیں۔ بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں۔ بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیا: سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں۔ یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے۔ بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے۔ مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے۔ کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے۔ مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وُی سا آلاش"

کہنیر: شاعر و خواناسی ناسراوی خەلکی ھیندستان بوو. لە دەوروبەری سالی ١٤٤٠دا لە شاری بەنارەس لە دایک بووه. باوک و دایکی کەبیر موسلمان بوون و ناوی کەبیریان (کە پەکیک لە ناوەکانی خودای موسولمانانە) لە سەر منداڵەکەیان ناوه. کەبیر لە لای راماناندای ھیندوو شاگردی کردووه و زانیی زۆری ئەو کاربگەری زۆری لە سەر کەبیر کردووه. ھەرۆھا ھۆنراوھنووسانی فارسی وەکوو مەولانای رۆمی تا رادەپەک لە سەر بیرورا و ھۆنراوی کەبیر کاربگەر بوون. کەبیر شاعیرێکی شەقاهی بووه و زۆریە ی ھۆنراوھکانی سێنە بە سێنە لە ناو خەلکدا ھاتوہ یان موریدەکانی نووسیبوانەتەوہ. ناوھزۆکی شیعەرەکانی بە زۆری عیرقانیی و زۆر رەخەنی لە دوژمنایەتی تایینی گرتووه. ھەرۆھا رەخەنی لە رەوالەت پەرستی، ریا و ھەندیک لە دابوئەریئەکانی کۆمەلگای ھیندی گرتوہ. لە سەر بزووئەوہی بەھەکی و تایینی سیکیزم کاربگەری بووه و لە ھیند و ولاتانی دەور و بەریدا شوێنکەوتوانیکی زۆری ھەبە. شوێنکەوتوانی کەبیر رێبازی کەبیریان داناوہ کە لە نێسئەدا نزیکى ١٠ ملیۆن شوێنکەوتووێ لە باکوور و ناوھراستی ھیندا ھەبە[٢]. لە سەرئای سەدە ی بیستەمدا راپێندرات ناگۆز خاوەنى خەلاتی نۆبیل لە کتیی چریکەکانی کەبیردا سەد شیعری کەبیری بە ھاوکاری ئینگلیس ئاندەرھیل وەرگێرایە سەر ئینگیزی و ئەم شاعیرە ی زیاتر بە دنیا ناساند.

لە سالی ١٤٤٠ لە دایک بووه. ئەگەرچی بریک کەس لە دایکبوونی ئەویان بە ١٣٩٨ تۆمار کردوہ[٣]. سەبارەت بە ژبانی کەبیر قسە و ئەفسانە و چیرۆکی زۆر ھەبە، ئەم جیاوازیانە لە گات و شوێنی لە دایک بوون و کەسایەتی دایک و باوکپەو دەست پێ دەکا. [٤] چونکە ھیندووان و موسلمانان ھەردوو تا رادەپەک کەبیر لە خۆیان دەزانی و ھەرگام ھەولیان داوہ کە زۆرتر بە لای خۆیاندا رای بکێشێ. بۆ ئەمۆنە لە ئەفسانەپەکدا ھەندیک گوتوویانە کە دایکی کە برەھمەنیک بووہ بە کچیئ ماوہتەوہ و شووی نەکردوہ و لە دوا ی زیارەت کردنی زیارەتگەپەکی پیرزۆی ھیندووھکان بە جۆریکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کەبیری بووہ. بەلام لەبەر ئەوہی کە مێردی نەبووہ گورەکی داوہ بە پیاو و ژنیک جۆلای ھەژاری موسلمان[٥]. یان گوتراوہ کە دایکی بێوژن بووہ و لە ترسی بەدناوی سیاردووبەش بە پیاو و ژنیک موسلمان. بەلام ئەوہی کە تا رادەپەکی زۆر ریک کەوتن لە سەری ھەبە و کەمتر لە ئەفسانە دەچی ئەوہپە کە باوک و دایکی کەبیر موسلمان بوون و ناوی کەبیریان لە سەر ناوہ[٦]. جگە لەمە لە سەر شوێنی لە دایکبوونی ئەو ریک کەوتنە ھەبە کە لە شاری بەنارەسی یان لە دەوری ئەویدا لە دایک بووہ.

کەبیرھەر لە ئەمەنی مائپەوہ چوئە لای راماناندای ھیندوو و یووہ بە شاگردی و بێر و رای ئەو لە سەری زۆر کاربگەر بوہ و لە شیعەرەکانیدا زۆر باس لەم پەبوەندیە شاگرد و ئوستادییە دەکا٢. ھەرچەند موسلمانەکان دەئێن کەبیر لە دوا ی راماناندا کەوتوئە ژێر چاودزێبی سۆفیەکی موسلمان بە ناوی پیر تاکیی جانسی کە خەلکی شاری جانسیی ھیند بوہ، بەلام کەبیر لە شیعەرەکانیدا باسی کەسیکی وھای نەکردوہ.[٧] ھەرۆھا کەبیر بە پێچەوانە ی مورتازە برەھمەنەکان بنەمالە و ژن و مائلی بوہ و ژبانی دنیایی تەرک نەکردوہ. ئەو وەکوو باوکی بە پیشە ی جۆلایی ژبانی بردوئە سەر و وا دیارە خوێندەواریپەکی زۆری ئەبوہ. وا دیارە کەبیرە لەبەر ئەو بێر و را جیاوازانە ی کە بووبێتی لە بەنارسدا کە بئەکی برەھمەنەکان بووہ کەوتە بەر رەختە و تازار و لە سالی ١٤٩٥دا لە بەنارس دەرگراوہ. کە لە ئەو کاتەدا دەور و بەری شەست سال لە ژبانی تێپەر بووبوو. لە دوا ی ئەم رۆوداوہ کەبیر رۆو لە باکووری ھیندستان دەکا و لەگەل کۆمەلێک لە موبیدان و بنەمالەکەیدا ژبانی لەوی دەباتە سەر.[٨][٩]

کەبیر لە سالی ١٥١٨دا کۆچی دواپی کردوہ و لە شاری ماگھەر، لە ھینددا بە خاک سپێژاوہ. ئەفسانەپەک لە سەر مردنی ھەبە کە دەئێت لە دوا ی مردنی کەبیر لە نێوان موریدەکانیدا ناگۆکی ساز بوو کە تەرمەکی کەبیر چی پێکەن. موسلمانان دەیانویست بپشوژن و بە شیواری موسلمان ی بپێژن و ھیندووہکانیش دەیانویست تەرمەکی بسووئێن و خۆلەمێشەکی ھەلگرن. بەم جۆرە نزیک بوو شەر لە بەنیاندا ساز بھێت تا کەبیر خۆی پێ نیشان دان و گوئی کە سەیری ئابووئەکی بکەن. ھەرۆھا پتیی وئش کە لە نێو ئابووئەکەدا باوہشیک گۆلی بۆن خۆش لە جێی تەرمەکەدا ھەبە. ئەشی ھیندوہکان نیوہی ئەو گولانە ھەلگرن و بێبەئوہ بۆ شاری بەنارس و لەوی بسووئێن و موسلمانەکانیش ئەو نیوہکی لە شاری ماگھەردا بپێژن. بەم جۆرە شەری نێوان موریدەکانیش دواپی پھچات.[١٠]

سامواری یا بوشی ژاپونی جینگجو نام ایسە. سامواریی لوغت فکیفته بوپوستە جە ساپورای کی اوته معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گوێد. تاریخ میان اینتا طبقه خاص ژاپون جامعه میان بید. و تا قبل سال 1868 (مییچی دوره آغاز) اینتا جرگه جە خلابرا ژاپون میان بید. سامواریی اول بار سیاسی هرج و مرج زمآت میان (467-1573) موهم بوپوستید. ا زمآت میان ژاپون اوزیش و هش پرگه بوپوسته بو. و هر کی خوره ، اینتا صارا میان حکومت کودی. ا تاریخیی دوره میان، ژاپون دورون پور جنگاتی اتفاق دگفته و نیاز به ساموارییین ویشترا پوسته. و ساموارییین قوت بیگیفید. قرن دوازدهم میان ، دو تا کؤگا ژاپون دورون قودرت دشتید. اینتا تایرا کؤگا و اوینا میناموتو کؤگا نام دشتید. ا دوتا کؤگا ویشتر ژاپون صاری مالک بید و ده کؤگاهانه امره پور جنگ بیگیفید. سال 1192 میان، میناموتو یوریتومو

موفق ہوہوہستہ اپنا سیاسی قودرت بدست بازوہ و شوگون جاجیگاہ خورہ چکونہ۔ یوریتومو کاماکورا سلسلہ تاسیس ہوکودہ و اونہ فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز ہوہوہستہ۔ یوریتومو حکومت دوزون ، قودرت و مناصب ساموراییں دست دگفتہ و اوشان ژاپون جامعہ میان قوت بیگہفتہید۔ قرن شانزدہم میان، تویوتومی ہیدہ یوشی (1537-1598) شوگون ہوہوہستہ۔ وی پور جنگان دوزون پیروزا یوستہ و خو رقیبان دشکنہ و ہمہ کوگاہانہ فوگوردانہ و ژاپون ایجایی وجود باوردہ۔ وی اپنا طبقاتی نظام وجود بازردہ و دستور بدا فقط ساموراییں ثنید خوشانہ شمشیرانہ ہدارید۔ سابقہ زما ت ، وختی جنگ نویو و صلح و آرامش بو ساموراییں کشاورزی یا گالغ کار گودید۔ ہیدہ یوشی ہوگفتہ کی ساموراییں دو راہ ویشتر نرید۔ یا کشاورز ببید یا سامورایی بمانیدو ہیدہ یوشی ، ساموراییں فرمان بدا کی یا کشاورزی و ہجارکار ہوکونید یا اگر تصمیم بیگہفتہید سامورایی ببید قلایان و گلہ بستان دوزون، خلابران (ساموراییں) امرہ زندگی ہوکونید۔ ہیدہ یوشی قانونی وضع ہوکودہ کی فقط ساموراییں ٹنسدید خوشانہ امرہ شمشیر ہدارید۔ آ طبقاتی نظام کی ہیدہ یوشی چکودہ ، توگواوا ایاسو زما ت قوت بیگہفتہ۔

ادو دورہ میان (1603-1867)، ساموراییں، ژاپون جامعہ میان ، جاجیگاہ خاص و موہم ہوہوہستہ۔ قیلا اپنا ساموراییں ، کشاورزی ، پہلہ وری یا بازار مچی گودی۔ ساموراییں ہمہ تان اپنا گلہ بست یا قلا دوزون زندگی گودید و اوشانہ ارباب و چکنہ اوشانہ دس اوکوف بیج فداییں۔ باخی ساموراییں ایسا بید کی ارباب یا چکنہ ٹنسدید۔ اوشانہ دوخادید رونیں۔ آ جرگہ کی اوشانہ نام رونیں بو ادو دورہ میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید۔ بعد سکی گاہارا جنگ کی توگواوا کوگا پیروز ہوہوہستہ و پتسنسدید خوشانہ رقیبان دشکنی بدید۔ ژاپون 250 سال صلح میان دوارستہ و توگواوا کوگا واستی دشمن و رقیب نیسا بو و ہمہ تان جوخوگتہ بید۔ ہنہ واستی جنگستی اہمیت و مبارزہ چم کم ہوہوہستہ۔ پور ساموراییں سیاستدار ، معلم و بازیگر ہوہوہستید۔ وختی مچی دورہ فرسہ و فنودالیم، ژاپون میان خاتمہ بیگہفتہ ، سامورایی ہمیشک واستی ژاپون جامعہ میان دیمہ ہوہوہستہ۔

ژاپونی شمشیر

اپنا شمشیر ایسہ کی مردوم اونہ امرہ سامورایی شناسید۔ قدیمی ژاپونی شمشیر (تارا دورہ) میان، چوکوتو نام بو کی پھن تیغہ دشتی۔ ولی ٹھصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانہ خمیدہ تیغہ امرہ چکودید۔ آ شمشیران نام (اوچیگانا) و (کاتانا) بو۔ اژ زما ت میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانہ نام واکیزاشی و تانتو بو۔ پور ساموراییں دوتایی ہم کوچی و ہم پہلہ شمشیر استفادہ گودید۔ مثلا ہم واکیزاشی و ہم کاتانا۔ ترکیب آ دو شمشیر سامورایی سمبل ہوہوہستہ۔ وختی اپنا سامورایی دوتا شمشیر اپنا دراز و اپنا پاچ اوسادی خو امرہ حمل گودی اصطلاحا دوخادید دایشو (یعنی پہلہ دانہ و کوچی دانہ)۔ ادو دورہ میان فقط ساموراییں اجازہ دشتید دایشو ہدارید۔

یومی

یومی ژاپونی پہلہ کمان نام ایسہ۔ یومی سنکوکو دورہ چہ رونق یکفتہ۔ وختی ساموراییں تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمخال توفنگ) امرہ آشنا ہوہوہستید۔ ولی پور ساموراییں ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان اپنا ورزش استفادہ گودید۔ یومی جنس چکودہ ہوہوہستہ بو چہ بامبو ، چوب ، نی و چرم۔ یومی تیر پینجاہ تا صد متر بیگادہ یوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی آ ورزشہ دوخادید یایوسامہ۔

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و تاکیناتا ایسہ کی ساموراییں اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری اپنا پیشدار بو کی جنگ دوزون تاکیناتا جانئیں ہوہوہستہ۔ یاری اپنا انفرادی سلاح نویو بلکہ اپنا جرگہ آتشیگارو (پیادہ خلابر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید۔ پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دوزون ویشتر تاثیر بنا و جنگستی موقع پیادہ و سوارہ چولو بختر بو۔

انسان دا جوڑ دد پلان والے دو پیران تے چلن والے بی مناسن دے نیر نال اے تے سدھا کھلونا، دوپیران تے چلنا، بھان تے اوزاران دا ودھیا ورتن، اک وذا دماغ تے پوون وئیال ریتلان ابھدیاں اچھیاں صفتان نیں۔ ذی این اے تے پرانیان بڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ۔ دے پاسے تون 200000 ورے پھلان نرپا تے 50000 ورے پھلے اہنے بندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وذا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریہڑ مگاسکدا اے۔ سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد بھہ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے۔ بور وی اچی پدھر دیاں سوچان جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ گلائ نیں جیہڑیاں کہ اویتوں 'بندہ' بنادیاں نیں۔ انسان سوائے انارکنگا دے سارے براعظماں تے ریندا اے۔ زمین تے انسانی گنتی ست ارب تون ود اے[3]

اچ دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس تون وشکارلے پنھ ویلے وچ 200.000 ورے پھلان افریقہ رچ وکھالے وچ آیا[5]۔ تیسرے پنھر ویلے دے مذ تے 50.000 ورے پھلے اپنی بی دی سوچ تے ریتل ؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان تے اپنا آپ دسیا۔ افریقہ وچوں انسان 70.000 ورے پھلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے تون پھلے دے پرانے انسانی مانسان نوں مکادنا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا14,500 ورے پھلے دے نیزے نیزے اوہ اٹلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا[6]

10000 ورے پھلے تک انسان دا گزارا شکار تے سی۔ وائی بیجی دے ترن نال انسان کول کھان پین تون فالتو شیواں جیدے نال پپار تے کاروبار ترے۔ دھاتان دے اوزاران دا بنن تے ورتی دریا۔ ذنکراں نوں پھڑ کے پالیا جان لکيا 6000 ورے پھلے مصر عراق تے پنجاب وچ ریتلان تے سرگراں دی نیو پئی۔ فوجاں دی بنان دی بچاؤ لئی لوڑ پئی تے دیس دا پرہندہ چلان لئی ایس کم دے لوک رکھے گئے۔ کم دیاں شیواں لئی دیس اک دوجے دا بھہ وی ونداندے سں تے ایس لئی لڑائیاں وی لڑیاں گیاں

پرانا یونان اک مدلی ریتل سی جتھوں لوکراج، فلاسفی سائنس اولمپک کھیداں لکھتاں تے ڈرامہ 2000 تون 3000 ورے پھلے ترے[7]۔ لہندے ایشیاء تون یہودیت تے ہندستان تون ہندو مت وڈیاں تے مذلیاں مزہبی سوچاں سں۔ پچھلے 500 وریاں وچ یورپ وچ ہرننگ پریس دے بنن بور نویاں چیزاں بنن تے اک انقلاب لے آندا۔ یورپی کھوجیاں تے دنیا کھنگالدنی تے ساری دنیا تے یورپ تے مل مار لیا

20ویں صدی دے انت تے انفارمیشن ویلے دا مذ بچن تے دھیا اک نویں ویلے وچ آگئی ت۔ اک دوجے نال جرگٹی۔ اپہ دنیا بی اک پنڈ وانگوں اے۔ ایس ویلے 2 ارب دے نیزے انسان انٹرنیٹ نال اک دوجے نال جڑے ہوئے نیں[8]۔ 3 3 ارب لوک موبائل فون ورت رتے نیں[9]

انسان دا قد سل جغرافیہ کھان پین تے کم نال چڑیا اے۔ اک جوان وشکارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 میٹر (5 to 6 فٹ) بو سکدا اے اک اسانی مادھ دا جوکھ 54–64 کلوگرام تے نر دا 76–83 کلوگرام ہوندا اے[10][11]

جنا زبانی دے ملن نال زبانی یا مادہ اندر نڀائے دے بون دا کم ترڊا اے تے 9 مہینیاں مگروں اوہ جمدا اے۔ انسان دے نڀائے دا جمنڊا دوجے بن مانسان نالوں چوگھڙے درد والا بوندا اے تے ایدے نال موت وی بوسکدی اے[12] ایدا وجہ انسانی نڀائے دے سر دا وڊا بونا تے دو پیراں تے چلن باجون زبانه پیلوس بڊیاں دا تنگ بونا اے[13][14]۔ نڀانہ جمن تے زباناں دے مرن دی گنتی غریب دیساں وچ زیادہ اے[15]۔ امیر دیساں وچ جمنے نڀائے دا جوگھ 3–4 گلو (6–9 پاؤنڊ) تے قد 50–60 سینٹی میٹر (20–24 انچ) بوندا اے۔ غریب دیساں وچ ڳاکے دا تھوڙا جوگھ بونا اوبناں دے مرن دی وڌی کارن اے۔ انسانی نڀائے جمن ویلے بالکل بے بس بوندے نیں تے 12 توں 15 ورڀاں دی عمر وچ جنسی ناپ نال وڌے بوندے نیں۔ انسان دے جین دی عمر وگھرے دیساں وچ وگھری اے۔ امیر دیساں وچ زیادہ تے غریب دیساں وچ تھوڙی۔ بانگ کانگ وچ جنیا دی ایورج عمر 78.9 تے زباناں دی 84.8 اے۔ سواری لینڊ وچ ایہ 31.3 اے[16]۔ اک فرانسیسی سوانی جین ڳالمنت توں 122 ورے دی عمر نال سب توں زیادہ عمر دی انسان منیا گیا اے[17]

کراچی (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي۔ ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3]۔ ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي۔ ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي۔ پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاه ۽ هوائي اڏو بہ ڪراچي ۾ قائم آهي۔ ڪراچي 1947ء، کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديء جو هنڌ بہ رهيو۔ ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاجي جو ڳوٺ هيو۔ انگريزن انڙويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون۔ 1947ء. ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموڙ ملڪ جو گاديء جو هنڌ منتخب ڪيو ويو۔ ان جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو۔ پاڪستان جي گاديء جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون۔ 1959ء. ۾ پاڪستان جي گاديء جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي۔ پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن۔ ڪراچي کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan)ندو/پاڪستان بہ چيو ويندو آهي۔ ان گروهن جي باهمي ڪشيديکي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڪين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو۔ بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي ايڪويهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي۔ ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي۔ ڪراچي درياء سنڌ جي ڏهاڻي جي اترين حد تي واقع آهي۔ شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو۔ ڪراچي 24° 24' اتر ۽ 03° 67' اوڀر تي واقع آهي

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءُ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهما شهر ٺٽو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهانائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فارهائائيٽ رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءُ مان تازو پاڻ نه ملن ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا نمبر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئن ان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا نمبر ٻيلا جيڪي اڳي ۳۰۰ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۳۰۰ هيٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينڪي ۽ ڀلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻيءَ ۾ سنڌو درياءُ جي مني پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي.
اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٽائپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاگ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءِ ڀي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اِهو غلط اُچار انهيءَ ڪري قائم رهيو ، جو اُهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اُهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه الاسلاَم کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد “ ۾ ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رچائي ٿو، يعني اُهو ملڪ انهن ڏاني ندين جي سسٽم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان آهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرچيو ئي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٿو ڪٿو ڪري آئي تهه مثال تهه رکي چوڻو ۽ ٿاڻيڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لٽائين ٿا، سا اُها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لٽاڙيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل ٺٽ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڙيءَ جي ڇيڙن تائين ائين پٽاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو ڇيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهاندو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لکا لاهه اڄوڪي چٽيءَ ۽ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه فريٽل هجن. پر اُهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڙيءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٽي سَو ميل سج ٽي سج آهي ۽ جيڪو هري هري چؤهندو، وڃي اُبو ٽڪريءَ ۽ اوائِي ٽڪرن تي کڻي ٿو. جمڙائوءَ جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوئي ميدان ۾ ڇين جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾گهڙي اچي ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي ليٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول مند وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي چئجي ته ٿلهي ليکي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوٽاسي جي بل نيل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا الهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرائين ماڙين جي ڇيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پرحقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳوڻڳ زمين ٽڪرين تان وهي اٿل

لټ منځه‌يان ټهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لټ کان بلڪل نرالي شئي ٿي. اهو تر جنهن کي مڪاني طرح “ڪاڇو” سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڱ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڙو بڻباڻ آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بڻباڻ هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بڻباڻ جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ايتيءَ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي ڇيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو ڇهر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سڻين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو تر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارَتيءَ ۾ گهڻبو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪنڀر کان سائيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لٽ منڇهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻايل ڪڇيءَ جي ميدان واکڻ، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون ان سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلي“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هاڻ اسان کي ان تشبيهه تي مٿيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، جڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻرين جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوڙ-ڇوٽ ٽڪرا- بُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر ثباتت ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سونيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لتاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمٽزل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڻيءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ٺاهيندي، ڪيتريون به مايون ڪييون، ته ڪٿي به سنڌو ماڻيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سيلاب د کوٽڻ ولايت د وٽپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستې. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل، خو د سر پټا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سيلاب پلاز هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکوتې خاپوړي بې بې هلته وکړې او له هغې وروسته، بې پلاز د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځنۍ ښونځۍ يې پېل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نغوته او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سنجې په سر ويلې. کله نا کله به يې د سنجې نظامي هم کوله، چې د ښې کارکردگي له امله يې ښوونکوي د يو تکړه او با استعداده شاګر په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سيلاب په د ترانې په گروپ کې لا پرمختګ وکړ، د ترانې سر تېم او له هغې وروسته د ټول سنجې کنټرولونکى او جوړونکى شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پېدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښونځى تر دوولسم ټولګي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعري سره مينه وه، د سندرو اوږېدلو ته به يې هم ډېر وخت وروکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پېل کړ. د نورو کارنو ترڅنګ يې ځينې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ډيکومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ډيکومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خداى ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې ځوانۍ او ښکلې اواز هم ورکړى، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعري ډگر ته يې راروانګل. ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوږه نه دې ځنېلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټکر کې وځلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوى د خوښې مطابق په انتخاب کوي. لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلويزيون په پرده ډېر ځله د شعر په ډيکومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوى. له اکټ گارې سره يې ځانگړې مينه وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمو نو او ډرامو کې هم کار پېل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوى له حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، همېشه به يې هڅه کولا له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، ليدونکو او ننداره کوونکو ته ځان د يو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني ته يوازې فلمونو او سرپالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصۍ لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سيلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شويتګ پايلې يې تر ډېره ورته مخنيې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرګنده شوه، ښه به جوړت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېع څنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلويزيوني سرپالونو کې کار کړى، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والې را غلې. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرګنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې وړک ول کيږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توګه به يې ترسره کړي وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سيلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سينمايې فلمونو لپاره هېڅ کار نه دى شوې، سيلاب هيله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سينما ته هم پام وکړي، څو د نورهېوادونو په شان زمونږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سيلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستورى شي، د تلويزيوني سرپالونو سره زياته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سينمايې فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب رښتيا کيدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قيمت چې وي په سينمايې فلم کې د يو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وټوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سينمايې فلمونه جوړ کړي. سيلاب په دې هڅه کې دى چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سينما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سينمايې فلمونو ننداره کول پېل او ډېر مينه والو را پېدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروخان او په پښتو فلمونو کې، جهانګير خان په گوته کوي. د هغوى ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله يې چې نوى فلم را شي د دوى په خاطر يې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتى په يوځل ليدو هم د دوى تقليد له ځانه سره وکړي. خو اباسين سيلاب وايي. دا يې يو لوى ارمان دى چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مينه وال يې د اوس په پرتله لا زيات شي. ورسره د تمثيل په بارک کې هم ډېره خوشيښې ښيي او وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثيل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سيلاب اوس په شمشاد تلويزيون کې ځينې تفريحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په کې د تمثيل کول دي، او دى هم له تمثيل کولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل کولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل کوونکي او د د تمثيل مينه وال به يې ځاى و نه نيسي. په اوس وختو کې يې ډېر وخت تمثيل ته ورکړۍ. نه يوازې تمثيل او فلم جوړلو سره مينه او علاقه لري، ورسره د کي شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ډيکومه کوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډک پغام ولري، تر ډېره يې خلک خوښ کړي، لومړى پرې د ده او بيا د اورېدونکو او مينه والو زړه پرې اوږه وځنېي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيرلې غور کوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس يې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب يې کړي، له هغه شاعرانو ملګرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوى په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله رونه برابروي. په داسې انداز يې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې ډيکومه کړي، چې اخره په نامه ډيکومه کړى شوى شعر يې ډېر زړه جړبونکى، او د دې د ښې وړتيا ټاټوبنکى دى. د دې شعر ډيکومې په مينه والو او اورېدونکو څه بيل شان اغيز وکړ، ډيرپو خلکو د يو رښتني صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پېده کړه. دپته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډيکومه کړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دى. د خلکو په زړونو کې يې ځاى نيولى او د بيا ځل اورېدو لپوالتيا يې ښيي. همدا دى چې ډيرى شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه

مشر كېنى او بيا وايي چى: دى په بڼه طريقه كولاى شي، د تېرو بدامتو وختونو انځورنه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې كړي، دا ورته وشايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه كړولى، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه كولاى شو دې جنگ جگړو ته د پاى ټكى كېږدو، او سوله را ولي. لكه مخكې چې مو يادونه وكړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستورى دى ورسره يو نكړه سندرغاړى هم دى، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ خو دا چې تر اوسه يې ډېرې كمې سندرې ويلى، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رستيو كې هم كار كوي ورسره شاعر او ډېكلمه كونكى هم دى، نه شي كولاى په يو وخت كې ټول كارونه سرته ورسوي، كه څه هم محلوېشت به يې ورته جوړ كړى وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسى نه شي كولاى. ځوان شاعر طاهر شرر صابى يو ښكلې غزل يې په خپل خوږ اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونكو ته وړاندې كړه. د سندرو په هنر كې همدا سندره وه چې سېلاب يې په يو ستر شهوړت ونازاوه. دا غزل چې شرر صيب: په كوم انداز ليكلى او څه انځور يې پكې نغښتى، سېلاب بيا اورېدونكو ته داسې روښان كړى، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه كړى. چې مظهر يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لوبنگه ځوانيمرگه غنم غوندې رېبې مې رڼې بنگه ځوانيمرگه گلگه چې خلكو دا سندره واوږېده په زړه كې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زياتې شوې، داسې را ټونكى يې ورته انتخاباوه چې نوموړى به په ډېرو سندر غاړو كې د غوره سندرغاړي لقب خپل كړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ وركوي، كه دى لا د خپل دې هنر ته وخت وركړي، بې له شكه چې هنر به يې وده كوي، پرمختگ به كوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې بې د دې هنر په اړه ليدلى وي، تر ډېره به يې نصير ته ورننږې شي، حتى پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ كاله عمر لري، اوس لا نوى ځوان دى، واده يې نه دى كړى؛ خو بيا هم په خپل هنر كې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډكېرته وركوي او تشويقوي يې.

نه‌وړۍز مېللمېتمزىنځك ټېسېل نه‌تنه‌نژۍ بايرمى، نه‌بښت بايرمى، نه‌مگه‌ك بايرمى، نه‌نهمركه‌ت بايرمى، نه‌ده‌بښات – سه‌نن‌ت بايرمى قاتارلىق كۍپ مەنەبەلەك مەدەنبەت بايرمى بولۇش سۈپتى بىلەن، ئەڅ قەدىمىي شەجىمائىي مەدەنىيەت ھادىسىسى ھېسابلىنىدۇ. ئۇ دۇنيادا مىلاد، قۇربان ھېيت، چاغان قاتارىدا سانلىدىغان تۆت چوڭ بايرامنىڭ بىرىدۇر.

نە‌وړۍز بايرىمىنىڭ ئىران ۋە تۇران دىيارلىرىدا يېڭى يىل بايرىمى سۈپىتىدە ئۆتكۈزۈلۈۋاتقىنىغا 2600 يىلدىن ئاشقان بولۇپ، بۇ بايرامنى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەرنىڭ نوپۇسى ھازىر 400 مىليوندىن ئاشىدۇ. نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە شەكىللەنگەن نورۇز مەدەنىيىتى ئاشۇ مىللەتلەرنىڭ ماددىي مەدەنىيلىك بىلەن مەنۋى مەدەنىيلىكىنىڭ تەرەققىياتىغا تۈرتكە بولۇپ كەلمەكتە.

ئېلىمىزدە قەدىمىي ۋە نەتنەنۋى مىللىي بايراملارنىڭ بىرى بولغان نورۇز بايرىمىنى ئۆتكۈزۈش ئۇيغۇر، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېك، تاتار، تاجىك قاتارلىق قەدىمىي مىللەتلەرگە ئورتاقۇر.

نەجدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى دەۋرىدە، ‹‹ قۇياش ھارۇندا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزگە كۆرۈنىدىغىنى ھارۇينىڭ چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ ئېگى بىلەن يەرنىڭ يەنە بىر چېتىگە ئۆتىدۇ. ئۇ يەر ئېگىدىن ئۆتكۈچە جىن – ئالۋاسىلار بىلەن ئېلىشىپ، جىڭ قىلىدۇ›› دېگەن نەپسانىگە ئىشەنگەن ۋە كېچىسى گۈلخان يېقىپ، قۇياشنىڭ كۈتۈرۈلۈشىنى ئىلەپ گۈلخاننى دائىرە قىلىپ ئۆسسۇل ئويناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى نەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى كېچە بىلەن كۈندۈز تەڭشىلىدىغان كۈنگە توغرىلىغان. شۇنىڭ بىلەن، نەتنەنۋى نورۇز بايرىمى شەكىللەنگەن.

نە‌وړۍز يېڭى يىل بايرىمىدۇر. نەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتۇلق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى مەسىيە كالېندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالېندارى بويىچە 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭشەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، نەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ ئاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېڭى كۈن، يىل بېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نە‌وړۍز تەنتەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۆلىشىپ، ئۇڭغا چىقىش، مال – ۋارالىرىنى كۆڭلەمگە چۈچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشنى ئاۋۋال شى – ئوقىشىگە ئۇڭۇشلۇق، بەرىكەت، دۇرمۇشىغا ئاسايىشلىق، بەخت ئىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنىلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نە‌وړۍز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيغۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ – ئېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكتىرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۈيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن نەتىيارلىق كۈچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نە‌وړۍز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز – ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا – ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، نەتىيارلىق تېرىلغۇغا ئۆتۈش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نە‌وړۍز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، دالداردا چەۋەنداڭلار بەيكە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇز ئاتىرىنى كۆز – كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇتەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئوينۇنلىرىنى ئوينۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات – سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت – مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئوينۇنلارنى ئوينايدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىتە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر ‹‹ ئون ئىككى مۇقام›› كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياتلىتىپ، سەھرا – دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۆسسۇل ئوينىيالايدىغانلىكى ئادەم بەسى – بەستە ئۆسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

يۇگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان – نېسەتلىكنى، سالامەتلىكنى، مەمۇرىچىلىق، ئاسايىشلىقنى، شىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەنداڭلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر – قوشاقچىلارنى ئاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا – مۇزىكا، ئۆسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى ئۆزغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم – مەرىپەتكە ئۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ – ئىلھام ئويلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

نەتنەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر گۆيپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 – ئەسىردىنلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان ، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە بۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچەن (مىلادىدىن 145 – يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 – يىلى تۇغۇلۇپ 92 – يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن شىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا شىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم ، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم)مەشھۇر سەبىياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)پادىشاھى خەن ۋۇدىغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا ، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالى يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن)دىن غەربتىكى روما ئىمپېرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۋرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ، يول شىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ.بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنۇرغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگەبارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندگە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ.بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا شىران ، شىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ.مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا شىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولىنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر ، كۇچار ، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، سوغدى ، خارەزمى (ھازىرقى سۈۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىد) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپىي دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ شىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسوپوتامىيە (شىراقىتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول – شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) تۇيغۇلار ۋە ئۆلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدىنى ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، تۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھۇنلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن شىران ئارىسىدا ،تۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايىى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يەتتە. بۇنان بارغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ئالىرىى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا ، رومانغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومانلىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسىنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا كۇماشىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىنۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىنۇس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەنىدى : پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە ، شىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) شىران ،ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار غاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرسىلەر شىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 – يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 – يىلىدىن 745 – يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى ، پېنجوي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن :

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 – يىلىدىن 612 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 – يىلىدىن 618 – يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭيېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېسابقا ئالغان ياڭدى پىجوي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىجوي چاڭيېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رېيوندىكى (تارمىقىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى ، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ)دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ تۆرپ – ئادەتلىرى ئۆلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار ، تاغلار ، دەريالار ، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇمات تۈپىلەن. پىجوي تۈپىلەنغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلىدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن : "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل ، يارىكۇل ، ئۇرالز (تۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ ،ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ ئالدىن دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىگە ، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول – تۇرپان ، قاراشەھەر ، كۇچار ، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، تاشكەنت ، سەمەرقەت ، كىبېود ، بۇخارا ، مەرۋندىن ئۆتۈپ شىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان ، خوتەن ، قاغالىق ، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) تۇخارىستان (ئافغانىستان) ، ئىپپالىت (ھازىرقى پاكىستان ، شىمالى ھىندىستان) ، بامىيپان (ئافغانىستاندا) ، كىبود (سەمەرقەتتىنڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل ، تۇرپان ، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىجوي تەسۋىرلىگەن يوللار ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىنىڭ پايتەختى كۇنىستانتىنپول (ھازىرقى ئىسسىمايۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۆرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىجونيىڭ "غەربىي رېيوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي ، ئوتتۇرا ، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ئافغانىستان ، تارىم ئويمانلىقى ، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2 . شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا[تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى تالىملار (چەت ئەل تالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۆتۈرۈپ چىقىپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇشنىڭ تۇرىغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى)نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇشنىڭ تۇرىغىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىچايا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئىتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دىيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا تۈتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇچ 667 – يىلى تۈلگەن)نىڭ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لوياڭغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، تاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى يىپەنچى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىچايا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرىشنىڭ تۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ نەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۈمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇشنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايبى – دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم – كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇشنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇشنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومانىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى تەمىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك تىكىپەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇشنىڭ تۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومانىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم – كېچەك تىكىگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى پۇتان ۋە روما تالىملىرىدىن كىتىئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا يون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوېلىئوس ۋىيىگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپىن (مىلادىنىڭ 23 – يىلى تۇغۇلۇپ 79 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كلاۋدى پىتولىمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار تۇرلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) پۇتان ئىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى""(يىپەك دۆلىتى)" دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. پۇتان ئالىمى كىتىئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى ئىلغا ئالغان.

پۇتان تالىملىرىدىن سىتيرايون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) تۇلۇغ ئىستىلاجى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر ۋۇلقەرنەينى)نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەرگەردىسى ئۆتىسكىر پىئوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۆتىسكىر پىئوس تۇزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا پۇتان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپىنى ، ماركسىللىئوس ، پىتولىمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىللىق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرىسلىقلار ، سىستىلىكلەر3 ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا چەتۇپيا ، سىستىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىستىلىكلەر بىلەن ھىندىلار – تا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭىدىن تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ " [1]دەپ يازىدۇ. مىلانىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلمۇدەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1)مىلا ئېيتقاندەك ، ئىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار – تا)نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلرىدە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "ئىلىسز سۇدا"نى كۆرسىتىدۇ.[3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ " دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق – چۆلىنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى جېررىئورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددى ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتئۇشان رىم يازغۇچىسى پىلىپىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرسى دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر.... ئۇلار كىمخاپ ، ئاۋاق – دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ.... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، ئارتىتچاق كېلىدۇ".[4]پىلىپىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلىقلار ، بوي – تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ ئىلتىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويىدۇ. ئەسلىدە تېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ".[5]پىلىپىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۆستىكە پىلىپىنىنىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا يەكمۇ يېقىن بولغان

ئوپىئۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6]دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7]دەپ يازغان. پىلىپىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەينى – شىئەت ، كەيپ – ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشقا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بىرۇپ – چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ يۈزۈلۈپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ ئاۋاز – دۇردۇتلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم ئىللالىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ – ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولىغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "دۆلىتىمىنىڭ ئىللالىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىخىر كىيىمى (رىم ئىللانى) ئېتىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دىمەكچى)نىڭ بۇزۇپ – چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ". [8]پىلىپىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روم ئاق سۆڭەكلىرى ئۇزلىرىنىڭ ئەينى – شىئەت ، كەيپ – ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياڧۇنلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روم ئۇلىدىن يۈز مىليون سىسىپىتىركىيىسى (رىم ئىللانى) روم ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياڧۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پېئۇلىپىي "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : " سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋس [9]تېغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالى چېگرىسى ئاسمىز يەر..... شەرقى چېگرىسىمۇ ئاسمىز يەر. جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ". [10]پېئۇلىپىي ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ ئېررتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋئىس دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ.[11] يۇقىرىدا ئىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى بارگەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىئولىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىئولىمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيىملىشى خالاس. يونان ئالىمى ماركسىللىئوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئى تۈسۈقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىسلىقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، گەڭتاشا ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى جۇللۇك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن بامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگرىسى ھىندى ۋە گانگى دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى ئىك قىيالىق ئەگرى – بۇگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ ئېررتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋئىس دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ." [12]مارسىللىئوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلىقلار ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ ". [13]يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن نۆۋەتدىكى خۇلاسىنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ ئونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئى شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستىمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقلنىڭ ئۇيغۇر شەكىلىكىسى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ شىرقى جەھەتتىن قايسى شىرققا مەنسۇپ شەكىلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روم ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالىمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى تارتۇقچىلىقىدىن ئۈگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. بېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "ئىسپەن تەك كۆزگە كۆرۈنەرلىك ئەرەققىيات شۇ بولغانىكى ، شۇ چاغلاردا ئۆز بولۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياپاش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر بۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئۇنتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – ئا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك. [14]مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار : بېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان تارىخشولۇبلىك قېرىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت تۇچرىدى". (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك ئەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى تۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك تۇقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ ئامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق باتا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئۆگۈشلۈك ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ تاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى ، شىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (بۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) شىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن شىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېھرېگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 – يىلى روما ئېمپىراتۇرى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 – يىلىدىن 166 – يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 – يىلىدىن 167 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان)غا پىل چىشى ، كەرەك موڭگۇزى ، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا شىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورتاقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان تۇيغۇرلار بىلەن ئورتاقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورتاقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 – يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورتاقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى تۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى[تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شاپىي ئاۋاز ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئىلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۇم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشھۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 – يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 – يىلىدىن 640 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كوي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن ياىغۇ خاقاننىڭ رۇقسىتىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 – يىلىدىن 627 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا – سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلار ، قارا تۈلكە مويسىنى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا روماننىڭ نەسىللىك ئىتىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەخىتلەر ، دورا – دەرەمەكلەر ، زىنپۇ – زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەند خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 647 – يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار بېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن شىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى ئالدىشى ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورتاقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتۇرلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شاپىي ، ئاۋاز ، دۈردۇن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ – ئومىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكتى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى."

6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى شىوخاۋىس ئىسمى نامەلۇم بىر شارائىتتىكى پىلە قۇرۇتى تۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 – يىلىدىن 1451 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتۇرى ئۇلۇغ پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. شىوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتۇر پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا شىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم شىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى تاشۇنداق ئۇستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ شىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى ئۈزمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ،يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستىئان تۈركلەرگە (كونستانتىنىيۇلغا – ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ – تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ شىچىدە ئاساسى سالماقنى بىپەك توقۇلمىلىرى شگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر بىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى تۇرۇقىنىڭ "بىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتى تۇرۇقىنىڭ سىرسىلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر – بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يەنىرلىك بولسا كېرەك.

تاختىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر – بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرىكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا بولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەياھلار غەربتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ ئۆراتتى. بەزىدە بولسا ئاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ ئۆراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق تۇۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى توغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرىنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئىمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىتان (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئىمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستىتان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى سىرسىلەر ئېلىدىن توغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنتام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىتان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستىتاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنتامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرسىلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ تۇرۇقىنى توغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن ئەخمەتەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 – يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 – يىلى ياۋچىلارنىڭ باردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ شىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 – يىلىدىن 534 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباتاۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 – يىلىدىن 452 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 – يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى تىرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشلىرىدىننەمۇ قاقراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىشىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئى مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباتاۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى داتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇباتاۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالىدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت توغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنزۇدىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتىلىق ئالدىلىق يەم – خەشەڭلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنزۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ تالىرىنى كۈپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدىدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇزۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ تاشۇ ئەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۈچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 – ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چېگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىيا ، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇتاي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 – 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 – 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 – يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 – 581) نىڭ خانى جۇشۇەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى تۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۆستازىنىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 – 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ يەكەمۇ تۇۋەن ، ئامىراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىشتى ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان ئوققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار ئۆۋەندىگىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۈربىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەنە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۈربىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستاز بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا ئەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكا ئت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدا مۇزىكىسى ، 8. كۈربىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلئاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلئاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلئاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۈچىيىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىنىڭ (627 – 649) تەڭلۈكىگە بىئانەن شىتەنگە كېلىپ ساكيامۇنىنىڭ شېك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملىرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۈچىيىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسۇلىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭلىمى بوق رەسىم ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان تۆچمەس تۆھپىسىدىن تاجرىىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشىمى بۇرۇن ئۇيغۇرلار تارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىيلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق تۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم تەقىدىلىرىنى ئىرىتىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنپايانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنپايانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىيىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنپانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە تاجايىپ بىر راھىيىقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداقتا كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويىدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داۋغى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭالايدۇ. تارىخىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى كەنسۇنىڭ ئۇيۇيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن تۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خالىقلىارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ ئادان ، ساددا خەلىقلەرنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پائىسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇنلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقىمايدىغان بۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق ئىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كوماراجىۋانى تەڭلىپ قىلىپ شىتەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭالىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىتەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىتەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا يەنىلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن تەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قوللىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ، ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسوپ ، داڭلىق تەرجىمان ، ئالانلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسىە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلىقلار ئاقناش يولى (ئاتالامىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلىقلىرى ئاساسى (تۈگىشى ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلىقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشتات ئىمپېرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ،ئاق ھون ئىمپېرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.